اسکائی ایمس "SKYAIMS" کمپنی سے معاملات

مولانا عبدالحمید

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

پاکستان میں ۳راگست ۲۰۰۹ کو ایک کمپنی کی ابتداء ہوئی جس کا نام "SKYAIMS" ہے۔ "SKYAIMS" ایک ڈائریکٹ مارکیٹنگ کمپنی ہے جو کوسمیٹکس، پرفیومز اور ہیلتھ پروڈکٹس سیل کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ میں اس کمپنی کا کسٹمر ہوں، یعنی میں نے اس کمپنی کی پروڈکٹس کی خریداری کی ہے، جو کہ ''ایلو ویرا جوس'' ہے اور کئی امراض میں صحت کے لئے مفید ہے۔ اس کمپنی سے جو کوئی بھی ۲ رعدد جوس خریدتا ہے تو کمپنی اس کسٹمر کو ایک بزنس بھی فراہم کرتی ہے۔ بغیر خریداری کے بھی یہ بزنس مل سکتا ہے، بجائے خود خریداری کرنے کے آگے کسی اور کو کسٹمر بنا کر اس بزنس میں کوئی بھی شامل ہوسکتا ہے۔ کمپنی اپنے کسٹمر کو ایک Right-Left ایجنسی دیتی ہے جس میں کمپنی کی طرف سے یہ پیشکش ہوتی ہے کہ یہ کسٹمر مزید آگے اس کمپنی کی پروڈکٹس کے خریدار تیار کرے، جس کے عوض اس کو کمیشن دیا جاتا ہے۔ ہر ایک کسٹمر بنانے کے عوض کمپنی اپنے Distributur کو ۵۰۰ روپے بطور سپریم کمیشن دیتی ہے، اس طرح ۱۰ کسٹمر بنانے پر ۵۰۰۰، ۵۰ کسٹمرز بنانے پر ۲۵۰۰۰ روپے بطور سپریم کمیشن دیتی ہے۔

اس کے علاوہ کمپنی کی طرف سے یہ بھی پیشکش ہوتی ہے کہ اگر ایک کسٹمر Right پر اور ایک Left پر رجسٹر کروایا جائے تو ایک یونٹ مکمل ہوجائے گا اور ہر یونٹ کے عوض یونٹ کمیشن ۴۰۰ روپے بھی دیا جائے گا۔ اگر اس طرح نہ کیا جائے، بلکہ ایک ہی طرف رجسٹرڈ کرواتے جائیں تو پھر یونٹ کمیشن نہیں ملے گا، البتہ وہ پہلا والا سپریم کمیشن بدستور ملے گا جو کہ کسٹمر کے عوض ۵۰۰ روپے ہے۔

چونکہ اس کمپنی کی پروڈکٹس کے کسٹمر تیار کرنے کے لئے ہمیں اپنا وقت لگانا پڑتا ہے، اپنی گاڑی اور اپنا فون وغیرہ استعمال کرنا ہوتا ہے، اس کے بعد خریدار تیار ہوتا ہے۔ جو کسٹمر ہماری اپنی محنت سے تیار

ہوتا ہے، ہمیں اس پر کمیشن ملتا ہے۔ اگر ہمارے رجسٹرڈ کسٹمر آگے خود صرف اپنی محنت سے کسٹمر تیار کریں تو کمیشن صرف انہی کا حق ہے، ہمارا نہیں۔ اگر ہم اور ہمارے رجسٹرڈ کسٹمر دونوں کی مشترکہ محنت سے کوئی کسٹمر تیار ہو تو کمیشن ہم دونوں کو ملتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ میں اس کمپنی کا خریدار بن کر اس کی پروڈکٹس استعمال کرنا چاہتا ہوں، نیز اس کا ایجنٹ بن کر اپنی محنت کے عوض کمپنی سے کمیشن لینا چاہتا ہوں تو میرا یہ کمیشن لینا کیسا ہے؟ شرعی اعتبار سے مجھ کو اجازت حاصل ہے یا نہیں؟ امید ہے کہ تفصیلی جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

مستفتی: امیر معاویہ، لاہور

الجواب باسمہ تعالیٰ

صورتِ مسئولہ میں جس کمپنی (SKYAIMS) کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، اس کے طریق کار کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذکورہ کمپنی کے ساتھ معاملہ کرنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ:

۱......اس میں ''جوا'' کی صورت پائی جاتی ہے، اس طور پر کہ مذکورہ کمپنی اور اس جیسی دیگر کمپنیاں اپنی مصنوعات کو بازاری قیمت سے مہنگے داموں پر فروخت کے لئے پیش کرتی ہیں اور لوگ کمیشن کے حصول کے لئے ان مصنوعات کو خرید لیتے ہیں۔ اب اگر کوئی ممبر بنانے میں کامیاب ہوا تو کمیشن کی صورت میں اپنی زائد رقم وصول کر سکے گا، ورنہ بازاری قیمت سے زائد رقم ڈوب جائے گی اور رقم کو اس طرح کسی کام پر معلق کرنا کہ اس کے ہونے اور نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو، اسی کو ''جوا'' کہتے ہیں۔ ''احکام القرآن'' میں ہے:

''قال قوم من أهل العلم: القمار كله من الميسر وحقيقته تمليك المال على المخاطرة وهو أصل في بطلان عقود التمليكات الواقعة على الأخطار''. (ج:۲، ص:۶۵۴، ط:قديمی)

۲......کمپنی کا اصل مقصد اپنی مصنوعات کی فروخت نہیں ہوتا، بلکہ محض سرمائے کی گردش ہوتی ہے، اس لئے اگر کوئی ممبر بنے بغیر مصنوعات خریدنا چاہے تو اسے یہ مصنوعات فروخت نہیں کی جاتیں۔

۳......اس کاروبار میں جو بنیادی چیز ہے وہ کمیشن ہے، گویا کمیشن کو ان اداروں میں مستقل تجارتی اور کاروباری شکل دے دی گئی ہے، جبکہ اسلامی معیشت کے اصولوں کی رو سے کمیشن کو مستقل تجارتی حیثیت حاصل نہیں، بلکہ فقہاء نے دلالی کے معاوضہ یعنی کمیشن کو اجارہ کے اصول وضوابط سے منحرف ہونے اور جسمانی محنت کے غالب عنصر سے خالی ہونے کی بنا پر اصولاً ناجائز قرار دیا ہے، البتہ کثرت تعامل کی وجہ سے کمیشن کی محدود گنجائش دی ہے، لیکن ساتھ ہی فقہاء نے یہ تصریح بھی فرمائی ہے کہ جواز کا قول اختیار

کرنے کے باوجود دلالی کی اکثر صورتیں ناجائز ہی ہوا کرتی ہیں۔ ''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد، فكل ما أفسد البيع يفسدها (أى الإجارة) كجهالة مأجور أو أجرة أو مدة أو عمل''. (قال الشامى) إلا فيمااستثنىٰ، قال فى البزازية: إجارة السمسار...... ومالايقدر فيه الوقت والعمل تجوز لما كان الناس به حاجة''. (۶/۴۶، ۴۷، ط:سعید) ''وفيه'' أيضاً: ''قال فى التاتارخانية: وفى الدلال والسمسار يجب أجر المثل وما تواضعوا عليه إن كافى كل عشرة دنانير كذا فذاك حرام عليهم. وفى الحاوى سئل محمد بن سلمة عن أجر السمسار فقال: أرجو أنه لابأس به وإن كان فى الأصل فاسداً لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائز فجوزوه لحاجة الناس إليه''. (۶/۶۳، ط:سعید)

''إعلاء السنن'' میں ہے۔

''والحاصل أن أجر السمسار ضربان: إجارة وجعالة فالأول يكون مدة معلومة يجتهد فيها للبيع وهذا جائز بلاخلاف........... والجعالة لايضرب فيها أجل ولا يستحق فيها شيئاً إلابتمام العمل وهى فاسدة عندنا لجهالة العمل والأجر معاًمرّةً وجهالة أحدهما أخرى''. (۱۶/۲۰۱، ط:ادارة القرآن)

لہٰذا مذکورہ کمپنی کے ساتھ اس کا ممبر بن کر کمیشن لینا درست نہیں۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد شفیق عارف	عبدالحمید

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی